قرآنِ مجید نے کیا مچھر کی مثال دی ہے؟
نہیں!
مادہ مچھر کی مثال دی ہے

کتاب کا بنیادی مقصد علم کو محفوظ کرنا اور زمان و مکان کے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اور اگر یہ محفوظ کیا گیا علم زمان و مکان میں مقیم انسانیت کیلئے ہو تو پھر یہ بات بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ کتاب آسان فہم ہو کیونکہ انسانوں کے فہم و ادراک کی سطح مساوی نہیں ہوتی۔ علم کو آسان فہم بنانے کا ایک طریقہ بات کو مثال سے واضح کرنا ہے۔ مثال دینے میں مقصود بات کو واضح کرنا ہے جس کیلئے مثل کے چھوٹے بڑے ہونے کی اہمیت نہیں بلکہ مثال کا موزوں اور نفیس ہونا اہم بات ہے۔ قرآنِ مجید نے اس نکتے کو یوں واضح فرمایا ہے:

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا

''بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ مادہ مچھر یا اس سے بھی چھوٹی مادہ کی مثال دے'' (حوالہ البقرۃ۔۲۶)

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ بات کو سمجھانے اور تمہارے ادراک کی آسانی کیلئے قرآنِ مجید کو چھوٹی بڑی مثالوں سے مزین کیا گیا ہے۔ مثال محسوس حوالے سے ہوتی ہے اور باتوں، اشیاء، رویے اور روش کو نمایاں طور پر ظاہر اور واضح کر دیتی ہے

وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ٥

''اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ بات کو محفوظ رکھیں (نصیحت لیں)'' (حوالہ سورۃ ابراہیمؑ۔۲۵)

انسان کی یادداشت (Memory) میں بہتر انداز میں وہ بات محفوظ رہتی ہے جسے تقابلی جائزے کے بعد محفوظ کیا گیا ہو۔ ''یَتَذَکَّرُوْنَ'' جمع مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے اور اس کا مادہ ''ذ ک ر'' ہے جس کے معنی کسی چیز کو محفوظ کر لینا، بات کو دل میں حاضر کر لینا ہیں۔ اور کسی بھی بات سے نصیحت انسان جبھی لے گا اگر وہ اس کی یادداشتوں میں محفوظ ہو جائے۔ اہمیت اس نکتے کی ہے کہ بات کو اس قدر واضح کر دیا جائے کہ انسان کو سمجھنے اور یادداشت میں دیرپا انداز میں محفوظ رکھنے میں آسانی ہو تا کہ باعث نصیحت اور رہنمائی بنے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مادہ مچھر یا اس سے بھی کسی چھوٹی مادہ کی مثال دینے میں اسے کوئی باک نہیں۔

آیت مبارکہ میں بَعُوضَۃً کے معنی عام طور پر مچھر کیئے جاتے ہیں۔لیکن صحیح معنی ''مادہ مچھر'' ہیں کیونکہ

۱۔ لَا یَسۡتَحۡیِۦٓ واحد مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں ''وہ نہیں شرماتا۔وہ نہیں جھجکتا۔اسے باک نہیں''۔اور عام فہم بات ہے کہ محفل میں بات کرتے ہوئے مثال دینے میں شرماہٹ کا پہلو اور جھجکنے کا سبب جبھی ہوتا ہے اگر مونث کی مثال دی جائے۔

۲۔ بَعُوضَۃً کی ''ۃ'' (حرف ت مربوطہ) اور فَوۡقَهَا میں ضمیر 'ھا' مونث کی نشاندہی کرتی ہیں۔

قرآنِ مجید کے چودہ سو سال قبل نزول مبارک کے زمانہ میں انسان مچھر کی جنس میں امتیاز نہیں کرسکتا تھا اس لئے نر اور مادہ کی عادات اور دلچسپیوں کے متعلق کم ہی جانتا ہوگا۔لیکن قرآنِ مجید نے یہ بھی واضح کردیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شئے کو زوج میں تخلیق کیا ہے

وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَلَيۡسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلۡأُنثَىٰۖ

''اور اللہ جانتا تھا جو اس نے جنا تھا۔اور مذکر مئونث جیسا نہیں ہوتا'' (حوالہ آل عمران۔۳۶)

وَٱلَّذِي خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا

''اور وہ جس نے سب چیزوں کے جوڑے بنائے'' (حوالہ الزخرف۔۱۲)

وَمِن كُلِّ شَيۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَيۡنِ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾

''اور ہم نے ہر شئے کو جوڑے میں تخلیق کیا تاکہ تم ''محفوظ کرسکو'' (نصیحت حاصل کرو)'' (سورۃ الذاریات۔۴۹)

قریب زمانے تک اکثر انسان (بشمول مترجمین، مفسرین) نر اور مادہ مچھر کو ایک ہی طرح کا سمجھتے تھے۔ملیریا کی بیماری پر تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی تھی کہ اس بیماری کو انسان میں پہنچانے کا سبب مادہ مچھر بنتی ہے۔اور یہ بات اہل علم کو سن ۱۹۰۲ سے حتمی انداز میں معلوم ہے جب ہندوستان میں پیدا ہونے والے ایک برطانوی شہری **Ross, Sir Ronald** کو ملیریا پر تحقیق کرنے کے نتیجے میں نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ خون مچھر کی غذا نہیں۔نر اور مادہ دونوں کی غذا پھولوں کا رس **(Nectar)** ہے۔مادہ مچھر کیلئے خون میں دلچسپی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب فضا میں اُڑتے ہوئے نر کے ساتھ جنسی ملاپ کرنے کے بعد افزائش نسل کا وقت آتا ہے۔

انسائکلو پیڈیا برٹینکا سے شکریہ کے ساتھ ایک اقتباس:

Mosquitos (family Culicidae), any of the familiar insects, numbering about 2,500 species, that are important in public health because of the bloodsucking habits of the females. The males, and sometimes the females, feed on nectar and other plant juices. In most species, however, the females require a blood meal in order to

mature their eggs, which are laid on the surface of water. **In the mosquitoes the mandibles, maxillae, epipharynx, and hypopharynx have become exceedingly slender stylets that form a fine bundle and are used for piercing skin and entering blood vessels. Mosquitoes are known to transmit such serious diseases as yellow fever, malaria, filariasis, and dengue. (Encyclepaedia Brittanica)**

مادہ مچھر جب شکار پر آتی ہے تو پہلے جبڑے میں آری کی مانددانت سے اسکی جلد کاٹنے کے بعد خون کی نالی میں سوراخ کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد (سرنج نما) ڈنگ اس سوراخ میں داخل کرکے خون کی مطلوبہ مقدار چوس لیتی ہے۔ خون کی نالی میں سوراخ کرنے والا مادہ مچھر کا اوزار اور ہے اور خون چوسنے والا دوسرا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ مادہ مچھر اپنی ڈرلنگ مشین ہٹا کر چوسنے والی سرنج اس سوراخ میں ڈالے انسان کے اندر ایک خودکار نظام کے ذریعہ خون کی نالی میں ہوجانے والا سوراخ بند ہوجائے گا۔ تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے اپنی ایک ننھی سی مخلوق کو اپنی عظیم الشان تخلیق کے خودکار نظام کو ناکارہ کرنے کا طریقہ سکھلایا۔ مادہ مچھر اپنے جسم سے ایک خاص قسم کا مادہ کاٹے ہوئے مقام پر خارج کرتی ہے جس سے وہ نظام عارضی طور پر ناکارہ ہوجاتا ہے اور آرام سے خون چوس کر اڑ جاتی ہے۔ مادہ مچھر کے کاٹنے کی وجہ سے ہمیں خارش نہیں ہوتی بلکہ اس کیمیکل کی بنا پر ہوتی ہے جو مادہ مچھر خارج کرکے گئی ہے۔ حمد کے ساتھ اللہ کی تسبیح ہے صبح وشام!

انسان زمان کے کسی بھی دور میں یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ کائنات اور خود اس کے نفس کے متعلق تمام معلومات اس کے حیطہ ادراک میں ہیں۔ اس لئے قرآنِ مجید کو اس کے اپنے الفاظ کے معنی ومفہوم میں بیان کردینا چاہئے اور تخیل کی پرواز سے کچھ باتیں لکھنے اور پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ قرآنِ مجید میں دی گئی مثال کے متعلق ایمان والوں کی روش کے متعلق بتایا:

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ فَيَعۡلَمُونَ أَنَّهُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّهِمۡۖ (حوالہ البقرۃ۔۲۶)

"اس لئے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں انہیں (اس بناء پر) معلوم ہے کہ وہی ان کے رب کی جانب سے بیانِ حقیقت ہے"

شرماہٹ، رکاوٹ، باک کے استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے فَوۡقَهَا کے معنی مادہ مچھر سے کمتر، چھوٹی مادہ، شئے ہی بنتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں مادہ مچھر سے چھوٹی مادہ چیونٹی اور دیمک کا ذکر ہے

قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ

"ایک مادہ چیونٹی نے کہا" اے چیونٹیوں! اپنے بلوں میں گھس جاؤ" (حوالہ النمل۔۱۸)

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا

''اس مادہ چیونٹی کی اس بات پر وہ خوشی سے مسکرائے'' (حوالہ النمل۔۱۹)

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ

''پھر جب ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی موت کا فیصلہ کر دیا

مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ

تو ان جنات کو ان کے وفات پا جانے کی جانب کسی نے متوجہ نہیں کیا

إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ

سوائے زمین کی ایک مادہ جاندار نے جو ان کی چھڑی کو کھاتی تھی'' (حوالہ سباء۔۱۴)

تَأْكُلُ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے یعنی ''وہ کھاتی ہے، وہ کھائے گی''۔ دیمک لکڑی کو کھاتی ہے اور زمین میں ہوتی ہے۔ فَلَمَّا خَرَّ'' (نچلی جانب سے چھڑی کے کھوکھلے، کمزور ہونے کے) اس سبب سے پھر جب وہ گر گئے''۔ سلیمان علیہ السلام چھڑی کے سہارے کھڑے کھڑے جب وفات پا گئے تو جسم مبارک کو چھڑی کی ٹیک حاصل رہی لیکن زمین کی ایک مادہ دیمک نے چھڑی کو بنیاد سے کھا کر اسے کمزور کر دیا تو چھڑی مزید سہار نہ سکی اور جسم مبارک زمین پر گر پڑا۔ تَأْكُلُ ''وہ کھاتی تھی'' کے بعد فَلَمَّا خَرَّ میں حرف ''ف'' سے واضح ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے کھڑے کھڑے وفات پانے اور جسد مبارک کے گرنے میں بس اتنا ہی وقت لگا جتنی دیر میں دیمک نے چھڑی کے نچلے حصے کو کمزور کیا۔ ٹیک میں معمولی سی کمزوری بھی جسد کو گرانے کا سبب بن جائے گی جو چند گھنٹوں کو ظاہر کرتا ہے دنوں کو نہیں۔ ان کے گرنے پر

تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ۝

''تو اس مادہ دیمک نے جان لیا کہ اگر جنات غیب کی باتوں کو جاننے والے ہوتے

تو ذلت آمیز (غلامی کے) عذاب میں انہیں نہ رہنا پڑتا'' (حوالہ سباء۔۱۴)

تَبَيَّنَتِ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اور معنی ہیں ''اس (عورت، مؤنث) نے جانا، اس نے معلوم کیا''۔ ایک مادہ دیمک کو تو یہ بات سمجھ آ گئی تھی کہ جنات کو غیب کا علم نہیں ہوتا لیکن ہمارے معاشرے کی ہر گلی میں آج بھی ''عملیات'' کے ''ماہرین'' کے پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے جو کل میں پنہاں کو جاننے کیلئے جنات سے مدد لینے کے دعویدار ہیں۔ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر جنات کو غیب کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا تو آسمان دنیا میں رجم ہونے کا خطرہ مول لے کر باتوں کی سُن گُن لینے کی کوشش کیوں کرتے۔